Reg No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،
فی پرچہ ۱ر

یوم جمعۃ المبارک

۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۶/۴۰ | ۲۲ ظہور ۱۳۳۱ ھش | ۲۲ اگست سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۹۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:

۱۹ اگست۔ اسہال اور بواسیر کی شکایت ہے۔

۲۰ اگست۔ گھٹنے میں درد ہے۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۲۱ اگست۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی حالت بدستور ہے۔ بخار آج بھی ۹۹.۵ رہا۔ کمزوری بڑھ گئی ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

تہران میں نئے فوجی گورنر کا تقرر

ڈاکٹر مصدق کی قیام گاہ پر مسلح پہرا

تہران ۲۱ اگست۔ تہران میں فسادات کے بعد سے ایک نیا فوجی گورنر اور پولیس کا نیا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ کل رات ... مارشل لاء پھر نافذ کر دیا گیا تھا۔ حالات اب پر سکون ہیں۔ لیکن بازاروں اور گلیوں میں فوجی دستے گشت کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کی قیام گاہ پر بھی مسلح پہرے دار تعینات کر دئیے گئے ہیں۔

نحاس پاشا مستعفی نہیں ہوئے

قاہرہ ۲۱ اگست۔ مصطفیٰ نحاس پاشا نے وفد پارٹی کی صدارت سے اپنے مستعفی ہونے کی خبر کو غلط بتاتے ہوئے ایک بیان میں برطانیہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ وفد پارٹی کے خلاف گمراہ کن پراپیگنڈے کو ہوا دے رہا ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ عام انتخابات میں کامیاب ہونے کے بعد وفد پارٹی پھر برسر اقتدار آجائے گی۔ انہوں نے کہا ہے وفد پارٹی نے برطانوی سامراج کا ہمیشہ ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور جب تک وہ مصر کے قومی مطالبات نہ منوائے گی وہ اپنی جدوجہد برابر جاری رکھے گی۔ انہوں نے جنرل نجیب کو بھی یقین دلایا ہے کہ وفد پارٹی آئین کی پابند رہے گی۔ وہ دل سے چاہتی ہے کہ جنرل نجیب ملک کی بہبودی کیلئے جو اصلاحات بھی نافذ کرنا چاہتے ہیں انہیں وہ کامیابی کے ساتھ جلد سے جلد عملی جامہ پہنائیں۔

سوڈان کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوگا

قاہرہ ۲۱ اگست۔ مصر کے آزاد اخبار "الاہرام" نے لکھا ہے ممکن ہے کہ سوڈان کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش کر دیا جائے۔ پچھلے دنوں علی ماہر پاشا سے انگلستان امریکہ اور فرانس کے سفیروں کی جو ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ ان میں دوسرے مسائل کے علاوہ سوڈان کا مسئلہ بھی زیر غور آیا تھا۔

حیدرآباد ۲۱ اگست سندھ میں ووٹروں کی فہرستیں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ان کی پہلی اشاعت کے لئے ستمبر

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی بیش بہا اسلامی خدمات پر

مفتیٔ اعظم فلسطین جناب السیّد امین افندی الحسینی کا خراج تحسین

عرب سیاست دان محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی پر خلوص مساعی کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان رہے ہیں۔ خود دنیائے عرب کی نامور شخصیت مفتیٔ اعظم فلسطین جناب السیّد امین الحسینی نے آپ کی بے نظیر اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے نہایت شاندار الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ایک موقعہ پر مفتیٔ اعظم نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ایک تار کے ذریعے آپ کی ان بیش بہا خدمات اور مساعی کی دلی قدردانی کا یقین دلایا تھا جو آپ اسلام کے نیک مقاصد کے لئے بجا لا رہے ہیں اور دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب اور بار آور کرے اور اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ محترم مفتیٔ اعظم کا وہ تار اور اس کے متعلق مکرم جناب ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کا تحریر کردہ نوٹ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

گذشتہ دنوں مفتی مصر جناب الشیخ مخلوف کا ایک غلط فتویٰ اخبارات میں شائع ہوا تھا اس "فتویٰ" کی تردید میں مصری زعماء اور عرب صنادید کے بیانات چھپ چکے ہیں۔ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف عربوں کے تمام حلقوں نے کیا ہے۔ عرب ممالک اور عرب جرائد سے معمولی واقفیت رکھنے والا ہر انسان اس حقیقت کو جانتا ہے کہ عرب سیاست دان محترم چوہدری صاحب کی پر خلوص مساعی کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان رہے ہیں۔ اس لئے جناب مخلوف آفندی کا "فتویٰ" ان سب کے لئے ایک رنجدہ واقعہ ہے۔

واقعات کے لحاظ سے بھی یہ فتویٰ سراسر بے بنیاد ہے۔ دراصل یہ فتویٰ پاکستان کے دشمنوں کی ان کوششوں کا ایک مظاہرہ ہے جو وہ اس سلطنت خداداد کو بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ وہ اس مرتبہ بھی اپنے مقصد میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ عرب زعماء کے تازہ اعلانات کے ساتھ مفتیٔ اعظم جناب السید امین افندی الحسینی کا حسب ذیل تار بھی اس سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ تار مفتی صاحب موصوف نے یکم مارچ سنہ ۱۹۵۰ء کو قاہرہ سے جناب چوہدری صاحب کے نام نیویارک امریکہ میں اس موقعہ پر دیا تھا۔ جب اخبارات میں خبر شائع ہوئی تھی کہ اسلام کے بعض کمینہ دشمن جناب چوہدری صاحب پر حملہ کرنے کی سازش کر رہے تھے۔ کیونکہ آپ نے اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں مغربی قضیہ کی پر زور حمایت کی ہے۔ محترم مفتیٔ اعظم کے تار کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"Learned with deep Concern of mean plot. Wish to re-assure your Excellency our deep appreciation your invaluable efforts for just Causes of Islam. May God guard you Crowning your efforts with success.

Amin Husseini
Mufti Palestine"

ترجمہ:- "آپ کے خلاف کمینہ سازش کا علم ہونے پر گہری تشویش ہوئی۔ میں اس موقعہ پر آپ کی ان بیش بہا خدمات اور مساعی کی دلی قدردانی کا پھر یقین دلاتا ہوں جو آپ اسلام کے نیک مقاصد کے لئے بجا لا رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب اور بار آور کرے اور آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ امین الحسینی مفتی فلسطین"

اس تار سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عرب ممالک کے دردمند نمائندے جناب چوہدری ظفر اللہ خاں کی بے لوث خدمات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ جناب مفتی فلسطین کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ بلاد عربیہ کے لئے عموماً اور فلسطین کے لئے خصوصاً جو ایثار اور قربانی الحاج امین افندی الحسینی نے کی ہے وہ اس مرتبت اول کے لیڈر ہیں۔ اور قضیہ عربیہ کے لئے جو درد ان کے دل میں ہے بہت کم لوگوں کے دلوں میں ہے۔

ایسے عظیم عرب لیڈر کا چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمات اسلامی کا یہ اعتراف ایسی حقیقت ہے جس پر فرزندان پاکستان کو بجا طور پر ناز ہے۔ کیونکہ چوہدری صاحب موصوف نے یہ خدمات پاکستان کے وزیر خارجہ اور سچے پاکستانی مسلمان کی حیثیت سے ہی ادا کی ہیں۔ جزاہ اللہ خیرا۔

پوسان ۲۱ اگست۔ جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری نے تمام ممالک سے اپیل کی کہ وہ جنگ سے تباہ شدہ ملک کی تعمیر کے لئے مالی اور فنی امداد دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق

عجب نوریست در جانِ محمدؐ ✻ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے۔

ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف ✻ کہ گردد از محبّانِ محمدؐ

دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے۔ جب وہ محمدؐ کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے

(در ثمین۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایسٹ ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان ۱۶۰۶ //

از مورخہ ۵۲-۷-۱۴ تا مورخہ ۵۲-۸-۱۶

قادیان میں قربانی کرانیکے خواہشمند اصحاب توجہ فرمائیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ)

ذیل میں ان مخلصین کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کی طرف سے گزشتہ اعلان کے بعد چندہ امداد درویشان وغیرہ کی رقوم وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ درویشوں اور ان کے اہل و عیال کا طبقہ ہر رنگ میں ہماری ہمدردی اور امداد کا مستحق ہے۔ پس اب جبکہ دوسری عید بھی سر پر آرہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مخلص دوست سابق کی طرح بلکہ بیش از پیش اخلاص کے ساتھ اس نیک تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

جو لوگ عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کرانا چاہتے ہوں۔ وہ بھی بہت جلد (کیونکہ وقت تنگ ہے) اپنی رقوم میرے دفتر میں بھجوا کر اپنا نام نوٹ کرا دیں۔ قادیان میں اس وقت فی جانور اوسطاً تینتیس روپے قیمت ہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۲/۸/۱۶

(۱) بیوہ حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم لاہور کینٹ (چندہ مسجد ہالینڈ جو دفتر محاسب میں جمع کیا گیا) ۵/-/-
(۲) لیڈی ڈاکٹر امۃ الحمید مفتی صاحبہ " " ۱۰/-/-
(۳) عزیزہ نصیرہ مفتی صاحبہ " " ۱۰/-/-
(۴) قریشی محمد احمد صاحب پیرس روڈ کراچی (ایک غیر احمدی دوست کی طرف سے برائے غرباء) ۱۰/-/-
(۵) منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ (فدیہ رمضان) ۱۲/-/-
(۶) مولا بخش صاحب کانز یڈیو پشاور (امداد درویشان) ۲/-/-
(۷) فائزہ صادقہ صاحبہ بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور امتحان میں کامیاب ہونے پر درویشان قادیان کی مٹھائی کیلئے) ۱۰/-/-
(۸) میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ از طرف عبدالحق صاحب جنجوعہ (صدقہ دار شیوخ بر موقعہ پیدائش پسر خود) ۱۵/-/-
(۹) میجر محمد یوسف شاہ صاحب جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی (برائے صدقہ بکرا) ۳۰/-/-
(۱۰) مرزا محمد اسلم حیات بیگ صاحب لائل پور (امداد درویشاں) ۵/-/-
(۱۱) اہلیہ صاحبہ حاجی محمد فاضل صاحب اوورسیر ربوہ " ۵/-/-
(۱۲) چوہدری مبشر احمد صاحب چمبہ ور اسسٹنٹ ٹنڈو والہ یار سندھ (صدقہ) ۵/-/-
(۱۳) " " " از طرف ہمشیرہ صاحبہ خود اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب (امداد درویشاں) ۶/۸/-
(۱۴) شیخ احسان علی صاحب ۱۷/ میکلوڈ روڈ لاہور (برائے کھانا کھلانے غرباء قادیان) ۱۰/-/-
(۱۵) سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ سید غلام حسین صاحب آف بھلوال حال راولپنڈی (امداد درویشاں) ۱۰/-/-
(۱۶) ڈاکٹر محمد اسلام صاحب ایم بی ایس اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال فورٹ سنڈیمن (چندہ مسجد واشنگٹن جو داخل کرا دیا گیا) ۲۰/-/-
(۱۷) از طرف اہلیہ ڈاکٹر محمد اسلام صاحب (چندہ مسجد ہالینڈ جو داخل کرا دیا گیا) ۱۰/-/-
(۱۸) عنایت اللہ صاحب بھابڑہ بازار راولپنڈی از طرف ہمشیرہ صاحبہ خود (امداد درویشاں) ۲/-/-
(۱۹) " " " " (مسجد فنڈ جو داخل کرا دیا گیا) ۲/-/-
(۲۰) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کاکول (صدقہ برائے درویشاں) ۵/-/-
(۲۱) عبدالرحمٰن صاحب ضلع شیخوپورہ (امداد درویشاں) ۱۰/-/-
(۲۲) از مولوی ابوالمبارک صاحب پسر دور من جانب قاضی محمد اسلم صاحب لاہور و شیخ محمد عبداللہ صاحب مقرب سانگلہ ہل (چندہ امداد درویشاں پانچ پانچ روپے) ۱۰/-/-
(۲۳) آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ شیخ نور احمد صاحب آف موگہ حال اوکاڑہ (قربانی عیدالاضحیہ قادیان میں) ۳۳/-/-
(۲۴) چوہدری عبدالقادر صاحب پٹواری مال ڈیرہ ماتھاں ننکانہ صاحب بذریعہ محمد شفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب (امداد درویشاں) ۴/-/-
(۲۵) مخدوم فاروق اعظم صاحب میانی ضلع سرگودھا (برائے صدقہ بکرا ایک عدد) ۲۵/-/-
(۲۶) ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ از طرف حکیم عبدالرزاق صاحب برادر خود (صدقہ بکرا برائے درویشان قادیان) ۳۰/-/-
(۲۷) بذریعہ حمیدہ عارفہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ از طرف اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۵/-/-
(۲۸) لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ (امداد درویشاں) ۱۵/-/-
(۲۹) چوہدری محمد علی صاحب نمبردار تہالہ ضلع لائلپور (امداد درویشاں) ۵/-/-
(۳۰) ڈاکٹر عبدالکریم صاحب میڈیکل آفیسر کوٹلی آزاد کشمیر بذریعہ علم الدین صاحب سیکرٹری مال (امداد درویشان) ۵/-/-
(۳۱) علم الدین صاحب عرائض نویس کوٹلی آزاد کشمیر (امداد درویشان) ۱/-/-
(۳۲) رشیدہ بیگم صاحبہ معرفت چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپور ضلع سیالکوٹ (امداد درویشان) ۱/-/-
(۳۳) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف قادیان حال نلوہ بلڈنگ گوجرانوالہ (قربانی عیدالاضحیہ قادیان) ۲۵/-/-
(۳۴) محمد یعقوب خان صاحب (آف گل سنج) سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز طارق آباد لائل پور (امداد درویشان) ۵/-/-

میزان کل ۳۴۳/۸/-

دعوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض تکمیل اشاعت تھی۔ آپ بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے نام لیوا ہیں۔ کیا آپ اس غرض کو پورا کر رہے ہیں۔ آپ کی ذاتی جدوجہد اس بارہ میں کیا ہے؟ اگر آپ نے ابھی تک اس طرف پوری توجہ نہیں کی تو میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ:-

اول:- اگر آپ مضامین لکھ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے دماغ پر زور ڈالئے۔ اپنے قلم کو حرکت دیجئے اور اسلام کے محاسن کو اجاگر کرنے کے لئے آگے بڑھئے اور اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر مضامین لکھئے۔ اور احمدیت پر جو غلط اعتراضات کئے جارہے ہیں۔ تحریراً ان کے جوابات دیجئے۔

دوئم۔ اگر آپ خود تحریر کا کام نہیں کر سکتے۔ تو اپنے دوست اور احباب کو جو یہ کام کر سکتے ہوں اسلام کی اس خدمت کی طرف متوجہ کیجئے۔ اور انہیں کسی نہ کسی طرح قلم پکڑنے پر مجبور کر دیجئے۔ اور ان سے مضامین لکھوا کر مرکز کو بھجوائیے۔

(خاکسار عبدالمنان عمر انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

مجلس مشاورت پر کتب خریدنے والوں کے لئے
اعلان

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہم نے بعض دوستوں کو خاص مراعات دیتے ہوئے ادھار کتابیں دی تھیں۔ ہماری اس رعایت کا بدلہ تو انہیں یہ چاہیئے تھا کہ وہ کتب کی قیمت واپس جاتے ہی ارسال فرما دیتے۔ لیکن بہت کم دوستوں نے قیمت بھجوائی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ان دوستوں سے جنہوں نے ابھی تک قیمت ادا نہیں کی درخواست کی جاتی ہے کہ فوراً کتب کی قیمت ارسال فرما دیں۔

(مینیجر بکڈپو صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کئی دنوں سے وجع المفاصل کے سبب تکلیف میں ہیں۔ ہاتھوں اور گھٹنوں میں درد اور ورم ہے۔ جملہ احباب اور درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمانے کی درخواست ہے۔ نیز اگر کسی دوست کو کوئی مفید نسخہ یا دوائی معلوم ہو۔ تو تحریر کر کے ممنون فرما دیں۔

قمر الدین

مینیجر اشتہارات الفضل لاہور

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۳ر اگست

توہین

بھارت سے آئے دن یہ افسوسناک خبر آتی رہتی ہے کہ کسی اخبار یا پروفیسر وغیرہ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کر ڈالی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہندی کے اخبار امرت بازار پتر کا نے یہی حرکت کی ہے۔ اور بھارت کے مسلمانوں میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

افسوس ہے کہ بعض عاقبت نا اندیش لوگ دوسروں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا ایک کھیل سمجھتے ہیں۔ اکثر ایسا وہی لوگ کرتے ہیں۔ جو شاید بظاہر اپنے مذہب کی فوقیت جتانا چاہتے ہیں لیکن یہ عجیب معمہ ہے جو حل نہیں ہو سکا۔ کہ جب تمام مذاہب کی غرض اخلاق حسنہ پیدا کرنا ہے۔ تو مذہبی لوگ ہی کیوں دوسروں کے پیشوایان مذہب کے متعلق بد اخلاقی کا زیادہ مظاہرہ کرتے ہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ حقیقت میں مذہب سے بالکل عاری ہوتے ہیں۔ دنیا میں کوئی مذہب نہیں جو رواداری اور باہمی محبت کی تعلیم نہ دیتا ہو۔ اگر یہ لوگ اپنے ہی مذہب کے صحیح پابند ہو جائیں۔ تو ہرگز دوسروں کی دلآزاری نہ کریں۔ ایک دوسرے کی دلآزاری کرنا مذہب کے فقدان پر دلالت کرتا ہے۔ صرف شریر لوگ ہی ایسا کرتے ہیں۔ ان کی غرض صرف ملک میں فتنہ وفساد برپا کرنا ہوتا ہے۔ مذہب سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کو سختی سے دبانا ہر حکومت کا فرض ہے۔

دھمکی آمیز خط

کذب باف ابو الافترا روزنامہ زمیندار کے مسئول کو بقول خود ایک دھمکی سے مملو خط ملا ہے جو حسب ذیل ہے۔

مولانا اختر علی وظفر علی صاحب تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مرزا غلام احمد کو نبی مانو۔ ورنہ تمہارا اور ان تمام بڑے بڑے مولویوں کا حشر لیاقت علی جیسا ہوگا۔ تمام وزیروں کو بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔ سالار فدائیان قادیان والفاروق لاہور وربوہ۔ اب ہوشیار ہو جاؤ ۱۹۵۲ء ختم نہ ہوگا۔

سالار "فدائیاں قادیان" لاہور وربوہ

اس خط کو پڑھتے ہی جو پہلا تاثر جاگتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ خط خود جناب مسئول "زمیندار" کی طبع آزمائی ہے۔ اور اس لئے اپنے دفتر کے کسی ماہر افترا طراز کی مدد کے بغیر خود ہی اسکو گھڑا ہے۔ کیونکہ ایسی کھوکھلی کچی بے جوڑ ان مل باتیں مسئول زمیندار ایسے خام و ناپختہ ذہن کے سوا پاکستان میں اور کوئی سوچ ہی نہیں سکتا۔ ایک اسی فقرے کو دیکھئے۔

ورنہ تمہارا اور ان بڑے بڑے مولویوں کا حشر لیاقت علی جیسا ہوگا۔

خان لیاقت علی خان بڑے بڑے مولویوں میں سے تھا۔ اس کو تو خیر جانے دیجئے۔ ذرا "اختر علی" اور "لیاقت علی جیسا" کی تُک کو ملاحظہ فرمایئے۔ کیا دنیا میں کند ذہن سے کند ذہن بھی ایسا انسان ہے، جو اختر علی کو جانتا ہو۔ اور اس کے دل میں کبھی یہ خیال گذر سکے۔ کہ اس کو کبھی خان لیاقت علی خان سابق وزیر اعظم پاکستان سے تشبیہ دی جائے گی؟ یہ تو خود ایسے دماغ سے نکلی ہوئی بات ہے جو "پھٹے خاں" ہوتے ہیں۔ یا جو حافظ نذیر احمد خاں صاحب کی مشہور تصنیف توبۃ النصوح کے کیرکٹر مرزا ظاہر دار بیگ کی ہمسری کرتا ہو۔ پھر ذرا اس فقرے کو ملاحظہ کیجئے۔

مولانا اختر علی وظفر علی صاحب تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مرزا غلام احمد کو نبی مانو

مطلب یہ کہ احمدیوں میں لا الہ الا اللہ پڑھ کر جھوٹ بولنے والا چونکہ کوئی نہیں ہے۔ اس لئے تم باپ بیٹا اس میں فوراً شامل ہو جاؤ۔

معلوم ہوتا ہے کہ مسئول صاحب نے خط کسی "احراری" کاتب سے لکھوایا ہے۔ جس نے کاتبوں کی طرح اپنا نشان بھی اس پر لگا دیا ہے۔ لفظ "سالار" ایک احراری کے ذہن سے کس طرح جدا ہو سکتا ہے۔ لکھتے ہوئے اس نے ہو نہ ہو مسئول "زمیندار" کو خود سالار جیش احرار تصور کیا ہے۔ جو اسے حکم دے رہا ہے کہ یوں لکھو دوں لکھو اور ظاہر ہے کہ "حکم" سالار جیوش ہی دیا کرتے ہیں۔

چپ۔ راست۔ چپ۔ راست

"فدائیان قادیان لاہور وربوہ" کی ترکیب واقعی "زمیندار" کے مسئول کی ایجاد معلوم ہوتی ہے علاوہ اس امر کے کہ ایران کی انجمن "فدائیان اسلام" کا نام اس نے ضرور سنا ہوا ہے۔ یہ ہوشیاری صرف اس مسئول سے ہی ممکن ہو سکتی ہے کہ لاہور اور ربوہ دونوں کا نام لکھ دیا ہے۔ کیونکہ اس طرح سی۔ آئی۔ ڈی اختر علی کے زعم باطل میں لاہور وربوہ دونوں جگہ ہراساں رہے گی۔ مگر یہ نہیں سوچا گیا۔ کہ اس کا اثر الٹا ہوگا۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی فوراً حقیقت کو پا جائے گی۔ پھر

مرزا غلام احمد کو نبی مانو

بھی خوب ہے ایک احراری یا مسئول زمیندار کے قلم سے مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ نکل ہی کس طرح سکتے تھے۔ اس لئے اس خط کے لکھنے والے کو معذور نہ سمجھنا سخت غلطی ہوگی۔

مرزا غلام احمد۔ نبی۔ لیاقت علی۔ مولوی۔ وزیر سالار۔ فدائیان۔ قادیان۔ الفاروق۔ لاہور۔ ربوہ۔

لکھنے والے کے دماغ پر یہ الفاظ پتھروں کی طرح پڑ رہے تھے۔ کسی بھوت قسم کے ڈاکو کی شاگردی کی ہوتی۔ تو انہی الفاظ میں سے انتخاب کر کے اچھا قابل اعتماد دھمکی آمیز خط لکھا جا سکتا تھا۔ مگر مسئول زمیندار کی دماغی بے ربطی نے کام خراب کر دیا۔ کیا ہوا عمر پچاس سے تجاوز کر چکی ہے ساجا ما جا کی صحبت سے دماغی نشو ونما تو تین چار سال کے بچہ سے نہیں بڑھ سکا۔ دماغ ابھی تتھلاتا ہے۔

تمام وزیروں کو بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔"

یعنی "دور دور خبر کر دو کشتہ محمد سرمہ والا آ گیا"

اس خط پر جو سرخی جمائی گئی ہے۔ امید ہے کہ کم از کم صحافی برادری پڑھتے ہوئے ضرور فلک شگاف قہقہہ مارے گی۔ لکھا ہے۔

ناموس رسالت کے لئے سینہ پر گولی کھانا میرے لئے انتہائی سعادت کی بات ہوگی۔

اوروں کو جانے دیجئے ہم صرف ملک نصر اللہ خاں عزیز سے جنہوں نے ۱۸ر اگست ۱۹۵۲ء کو زمیندار کے دفتر میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں خواجہ ناظم الدین صاحب سے وفد کی گفتگو پر مایوسی کی قرار داد پیش کی ہے عرض کرتے ہیں کہ وہ دس صحافی بھائیوں کے درمیان بغیر مسکرائے ایک دفعہ بلا حلف اعلان کر دیں کہ

میاں اختر علی خان زمیندار کے مدیر مسئول نے جو کچھ اس سرخی میں فرمایا ہے وہ صفر فی صدی بھی درست ہے۔

"ناموس رسالت" اور "سیاسی گرگٹ"

ذرا متنفذ ذرا سی بات ہے

زراعتی پروگرام

پاکستان ایک زراعتی ملک ہے مگر آجکل کی ترقی کے مطابق یہاں جس قدر پیداوار ہونی چاہیئے اس قدر نہیں ہو رہی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں پرانے طریقوں کی بجائے اب نئے سائنسی طریقے جو دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں تجربہ کئے گئے ہیں جلد از جلد رائج کئے جائیں بیشک اس کے لئے روپیہ اور وقت درکار ہے۔ اور یہ خبر اطمینان بخش ہے کہ نتھیا گلی میں جو ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس ہوئی ہے۔ اس میں صوبے کے زراعتی مشیر مسٹر رٹر نے بتایا ہے کہ دیہاتی صنعتی اور زراعتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرکزی حکومت پونے ۹ لاکھ روپیہ اور امریکہ پونے چھ لاکھ ڈالر مہیا کرے گا۔ اور سندھ پنجاب اور مشرقی بنگال کو بھی ایسی امدادی رقوم ملیں گی چاروں صوبوں میں ایک ایک زرعی صنعتی ترقیاتی ادارہ قائم کیا جائے گا۔ جن کا کام ہوگا کہ وہ دکھائیں کہ دیہاتوں میں پیداوار کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور بود وباش کے حالات کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

یہ ایک نہایت مستحسن اقدام ہے ہمیں امید ہے کہ اگر ان اداروں نے اپنا کام محنت اور دیانتداری سے کیا تو چند سالوں میں ملک کی نہ صرف پیداوار بڑھ جائے گی۔ بلکہ دیہاتی زندگی میں بہتر انقلاب ہو جائے گا۔

کھال قربانی

عید الضحیٰ کی قربانی کی کھالوں کا روپیہ بھی مرکز میں آنا چاہیئے۔ احباب اپنی قربانی کی کھالوں کی قیمت حسب سابق مرکز میں ارسال فرمائیں مقامی عہدہ داران کو چاہیئے کہ عجلت سے کام لیں۔ رقم کا کچھ حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنا ہو تو نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ ترسیل زر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام پر ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد صاحب مولوی محمد علی الراعی ربوہ میں مکان تعمیر کرنے کے لئے بوریوالہ سے آئے ہوئے تھے اچانک پیشاب بند ہو جانے کی وجہ سے انہیں میو ہسپتال داخل کرانا پڑا۔ پہلا اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اکبر علی ۱۶ نابھہ روڈ لاہور

احراریوں کے نزدیک پاکستان کا قیام ملت اسلامیہ کے لئے تباہی کا باعث ہے

وہ آج بھی ہندوستان کو اکھنڈ بنانے کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

پاکستان کی مخالفت اور اکھنڈ ھندوستان کی حمایت میں مجلس احرار کی قرار دادیں

مسعود احمد

(۱) احرار پولٹیکل کانفرنس کا یہ اجلاس پاکستان کے نام سے اس قسم کی تمام سکیموں کے خلاف ہے۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان کو ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا کے جھگڑوں میں مصروف کر کے "مشترکہ جنگ آزادی" سے دور کر دیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس اس سکیم کو انگریزی راج کے تحفظ کے لئے خطرناک سازش یقین کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس اپنے اس یقین کا اعلان کرتا ہے کہ عالم اسلام کی ترقی اور خود ہندوستان کی آزادی کا واحد حل یہ ہے کہ ہندوستانی اقوام شہنشاہیت کے مقابلے میں "مشترکہ جنگی محاذ" قائم کر کے "آزاد ھندوستانی حکومت" کیلئے جدوجہد کریں۔

(۴) مجلس احرار یہ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ کسی علاقے (پاکستان) میں محض مسلمانوں کی اکثریت یا افراد کے ہاتھوں میں حکومت کا آجانا حکومت الٰہیہ کا مترادف نہیں۔ بلکہ ایسی شخصی یا جماعتی حکومتوں نے اسلام کے روئے روشن پر دھبہ لگایا۔ اور دنیا کو اسلام سے متنفر کرنے کی گنجائش دی۔

ایک عرصہ سے مجلس احرار کے ترجمان (روزنامہ؟) آزاد اور اس کے نامور لیڈروں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے کہ نعوذ باللہ احمدی اکھنڈ ہندوستان کے حامی ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کا اپنا عمل اس بات پر گواہ ہے۔ کہ اس نے حصول پاکستان کی کوششوں میں ہمیشہ مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور اس ضمن میں وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ کہ خود مسلم لیگی قائدین اور مشہور اہل قلم حضرات کو جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ ایسے بے شمار حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو پُرزور الفاظ میں سراہا گیا ہے۔ یہاں ہم وہ حوالے نقل کر کے بات کو طول دینا نہیں چاہتے۔ البتہ جھوٹ بول بول کر جماعت احمدیہ کو مطعون کرنے والوں سے اتنا ضرور کہیں گے کہ وہ شیش محل میں بیٹھ کر پتھر نہ ماریں۔ شرم و حیا کی اگر کوئی خفیف سے خفیف رمق بھی باقی ہے۔ تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ اور پھر اپنے نامۂ اعمال کی گھٹا ٹوپ سیاہی سے پوچھیں کہ جماعت احمدیہ اکھنڈ ہندوستان کی حامی ہے۔ یا وہ خود ہندوستان کے اکھنڈ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور آج کے دم تک اس کے قیام کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ یہ توقع عبث ہے کہ یہ حضرات خود اپنے نامۂ اعمال پر نظر دوڑا کر کوئی جواب دیں گے۔ اس لئے کہ سچائی کا ذرا بھی پاس ہو تو وہ ایسا کریں ہی جب جھوٹ کی تکرار ان کی زبانوں پر ہے۔ تو پھر وہ گریبانوں میں مونہہ کیوں ڈالیں۔ اور اپنے ضمیر سے دو دو باتیں کیوں کریں۔ آیئے ہم پردہ اٹھا کر آپ کو دکھائیں کہ پس پردہ مجلس احرار کے دماغوں میں کیا کچھ پک رہا ہے اس کے لئے آپ کو چند سال قبل کے واقعات پر نگاہ ڈالنا ہوگی:۔

مارچ (سنہ ۱۹۴۰ء) کو مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ مسلم لیگ نے اس مہینے میں ایک تاریخی قرارداد منظور کر کے حصول پاکستان کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ اور اپنی تمام توجہات صرف اس ایک نصب العین پر مرکوز کر دیں۔ اس وقت مجلس احرار کے یہ بزرگ کہاں تھے؟ کیا انہوں نے بھی لبیک کہا؟ کہا اور ضرور کہا۔ لیکن قائداعظم یا مسلم لیگ کی آواز پر نہیں۔ بلکہ مخالفین پاکستان کی آواز پر۔ ہاں! ان لوگوں کی آواز پر جو بہرصورت ہندوستان کو اکھنڈ رکھ کر مسلمانوں کو محکوم رکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے قیام پاکستان کے خلاف آواز اٹھائی۔ ایک دو یا دس بیس نے نہیں بلکہ تمام مجلس احرار نے جس میں (سید) عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر مجلس کا ہر ایرا غیرا نتھو خیرا شامل تھا۔ مطلب یہ کہ صرف بیان بازی پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ سر پنچ اکٹھے ہوئے مسلم لیگ کو نیچا دکھانے کے لئے بڑے بڑے دلائل فراہم کئے گئے۔ صغرے کبرے قائم ہوئے۔ دین و دنیا اور عقبےٰ و آخرت کے حوالے دے دے کر مسلمانوں کے دینی احساسات کو گرمایا گیا۔ الغرض زمین و آسمان کے قلابے ملانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ اور بالآخر احراریوں کی مجلس عاملہ نے "کامل غور و خوض" کے بعد ایک قرارداد پاس کر کے اعلان کر دیا۔ کہ وہ نہ صرف پاکستان بلکہ اس نوعیت کی تمام سکیموں کی مخالف ہے۔ اور اس کے بالمقابل اکھنڈ ھندوستان کی حامی ہے۔ چنانچہ جو قرارداد منظور کی گئی۔ اسکے الفاظ حسب ذیل تھے۔

"آل انڈیا احرار پولٹیکل کانفرنس کا یہ اجلاس پاکستان کے نام سے اس قسم کی تمام سکیموں کے خلاف ہے۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان کو ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا کے جھگڑوں میں مصروف کر کے مشترکہ جنگ آزادی سے دور کر دیا جائے۔

یہ اجلاس اس سکیم کو انگریزی راج کے تحفظ کے لئے خطرناک سازش یقین کرتا ہے۔ کہ مسلمان ہندوستان کے کسی دوسرے خطہ میں جا کر آباد ہوں۔ اس لئے مساجد و مقابر کو ترک کر دینے اور برٹش انڈیا کے کسی خاص حصے کو خالص ہندو راج قرار دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔

نیز یہ اجلاس اپنے اس یقین کا اعلان کرتا ہے۔ کہ عالم اسلام کی ترقی اور خود ہندوستان کی آزادی کا واحد حل صرف یہ ہے کہ ہندوستانی اقوام شہنشاہیت کے مقابلہ میں مشترکہ جنگی محاذ قائم کر کے آزاد ھندوستانی حکومت کے لئے جدوجہد کریں۔

نیز یہ اجلاس واضح کر دیتا ہے کہ ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا کی تباہ کن سکیم ہمیشہ سے وہ ہندو یا مسلمان پیش کرتے رہتے ہیں۔ جو غیر ملکی حکومت کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے رہتے ہیں۔ اور جن کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ ہندو اور مسلمان کے رخ کو جنگ آزادی سے ہٹا کر خوف و وہم اور قبل از وقت تقسیم حقوق کی بھول بھلیاں میں مبتلا رکھا جائے۔"

("دیوانگانہ انتخاب سے پاکستان تک" مصنفہ قائد احرار مولانا مظہر علی اظہر صفحہ ۱۶۲-۱۶۳)

اس زہر آلود قرارداد میں جو مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد احرار پولٹیکل کانفرنس پشاور میں پاس کی گئی تھی۔ جہاں مسلم لیگ اور پاکستان کو جی بھر کے گالیاں دی گئی ہیں۔ وہاں اکھنڈ ہندوستان کو مشترکہ جنگی محاذ اور آزاد ہندوستانی حکومت کے نرم الفاظ میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ پاکستان کی سکیم ایک خطرناک سازش ہے۔ اور اس سکیم کو پیش کرنے والے برطانوی حکومت کی کٹھ پتلیاں ہیں۔ جو اس کے اشاروں پر ناچ رہی ہیں۔ اس کے خطرناک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بدولت اکھنڈ ہندوستان کے مشترکہ جنگی محاذ کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور احراریوں کے آقایان ولی نعمت کے لئے یہ مشکل پیدا ہوتی ہے۔ کہ مسلمان تحفظ کی خاطر تقسیم حقوق کا پیشگی مطالبہ کر کے احراریوں کے رزق پر ہاتھ ڈالتے ہیں۔ سوچیئے کیا واقعی قائداعظم اور خان لیاقت علی خان کٹھ پتلی تھے۔ اور انگریز کے اشاروں پر ناچ رہے تھے؟ کیا واقعی انگریز اور قائداعظم کی باہمی سازباز کے نتیجہ میں "پاکستان کی خطرناک سازش" کا خمیر تیار ہوا تھا۔

• • • ═══ • • •

(۱) ہمارا اور عام مسلم لیگی راہنماؤں کا نظریہ اور طریق کار عموماً اس قدر مختلف چلا آیا ہے کہ ذہنی اور قلبی اعتبار سے ادغام کا امکان ہی بہت کم ہے۔ (قائد احرار)

(۲) اگر پاکستان قائم ہو گیا تو اس طرح الحاد و زندقہ کو فروغ ملے گا۔ (قرارداد)

(۳) مجلس احرار مسلمانوں کی دین سے بے بہرہ کسی جماعت یا گروہ (مسلم لیگ) کے ہاتھ میں حکومت دے کر مطمئن نہیں ہو سکتی۔ (قرارداد)

اف! کس قدر زہر آلود تیر تھے۔ جو محض پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے قائد اعظم جیسی محسن ہستی کے سینے میں پیوست کئے گئے! اور اللہ اللہ! کیا جگرا تھا قائد اعظم کا کہ ان قوم فروشوں کے ہاتھوں یہ زہر کے گھونٹ پیے۔ اور تریاق معلوم کر کر کے ان کا ازالہ کرتے رہے۔ واقعی اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا۔ تو یہ بدبخت قائد اعظم کو کبھی پنپنے نہ دیتے۔ اور دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کبھی معرض وجود میں نہ آتی۔

پھر مسلمانوں کے لئے مطالبۂ پاکستان میں سب سے بڑی کشش یہ تھی۔ کہ ایک آزاد و خودمختار اسلامی مملکت معرض وجود میں آجائیگی۔ جہاں مسلمان اکثریت میں ہونگے۔ اپنی مرضی کے مطابق حکومت کی بنیاد ڈال سکیں گے۔ اور دنیا کے سامنے اسلامی معاشرے اور تمدن و معیشت کی ایک مثال پیش کر سکیں گے۔ یہ امر سیاسی لحاظ سے بحیثیت مجموعی دنیا میں اسلام کی سربلندی کا باعث ہوگا۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس بات کا موقع بہم پہنچائے گا۔ کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھ سکیں۔ اور باہمی صلاح و مشورے سے اپنے مشترک مسائل کو حل کر سکیں۔ یہ کشش کوئی معمولی کشش نہ تھی۔ چنانچہ احراریوں کی ہزار کوششوں اور رات کے تین تین بجے تک کی بائیں بائیں کے باوجود مسلمانوں کی رائے عامہ مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ ہوتی چلی گئی۔ احراری پاکستان کی مخالفت میں ہر حربہ استعمال کر چکے تھے۔ انہوں نے اسے "جنت الحمقاء" بھی کہا۔ "دام تزویر" بھی ٹھیرایا۔ انگریزوں کی ملی بھگت اور خطرناک سازش کا نام بھی دیا۔ اور خدا جانے کیا کیا نہ کہا۔ لیکن ایک آزاد خودمختار مملکت کی تاسیس اور ایک نئے نظام کی تنفیذ میں عامۃ المسلمین کے لئے جو کشش پنہاں تھی۔ اس کو روکنا یا اس کی راہ میں مزاحم ہونا ان کے بس میں نہ تھا۔ پھر بھی انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ اور ہندو سرمایہ کے بل پر "حکومت الٰہیہ" کا نعرہ بلند کر ڈالا۔ اور یہ اثر ڈالنا شروع کیا۔ کہ حکومت الٰہیہ کسی مملکت کا نام نہیں ہے۔ بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں از خود اسلامی احکامات کی ترویج اور ان پر عملدرآمد کا نام حکومت الٰہیہ ہے۔ یہ خیال کہاں تک درست ہے۔ اس وقت ہمیں اس سے بحث نہیں۔ بحث مجلس احرار کی نیت سے ہے۔ اس نے یہ نعرہ اس لئے بلند کیا کہ تا پاکستان کے نام میں مسلمانوں کے لئے جو کشش ہے۔ وہ بے اثر ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا۔ کہ حکومت الٰہیہ کیلئے پاکستان کے نام سے کوئی علیحدہ مملکت حاصل کرنا نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں بلکہ مضر بھی ہے۔ چنانچہ خدا و رسول اور نیک چلنی کا حوالہ دے دیکر مسلمانوں کو ورغلانا ان کا دن رات کا مشغلہ قرار پایا۔ اور بالآخر انہوں نے اپریل ۱۹۴۶ء میں کانپور کے مقام پر ایک اور قرارداد منظور کر کے خالص اسی بنیاد پر پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا ڈالا۔ قرارداد میں جو پینترا اختیار کیا گیا۔ اس کا اندازہ اصل الفاظ سے لگائیے:۔

"مجلس احرار اسلام واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ اس کا نظریہ یہ نہیں ہے۔ کہ کسی جغرافیائی یا نسلی یا لسانی وغیرہ حدود کو قائم کرنا یا برقرار رکھنا مسلمان کا مذہبی یا حقیقی اور قطعی فریضہ ہے۔ بلکہ ہر حالت میں خدا اور رسول کی دکھائی ہوئی راہ پر چلنا۔ دنیا میں نیکی سے رہنا۔ نیکی سے تعاون کرنا۔ نیکی کی حکومت قائم کرنا اور نیکی کو رواج دینا ہی خلقتِ انسان کی خداوندی حکمت و مصلحت ہے۔ اور مجلس احرارِ اسلام دنیا کے جس حصے میں بھی ممکن ہو۔ حکومت الٰہیہ کے قیام کی خواہاں ہے۔ تاکہ دنیا کو دکھایا جاسکے۔ کہ اسلام کے زریں اصولوں پر کاربند ہو کر کس طرح دنیا کے مصائب کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ اور دنیا و آخرت میں فلاح کی صورت پیدا کی جاسکتی ہے۔

اس ضمن میں مجلس احرار یہ واضح کر دینا بھی مناسب سمجھتی ہے۔ کہ کسی علاقے میں محض مسلمانوں کی اکثریت یا افراد کے ہاتھوں میں حکومت کا آجانا حکومت الٰہیہ کا مترادف نہیں۔ بلکہ ایسی شخصی یا جماعتی حکومتوں نے جو اسلام کے نام پر اپنی اغراض کی تکمیل کے درپے رہیں۔ اسلام کے روئے روشن پر دھبہ لگایا۔ اور دنیا کو اسلام سے متنفر ہونے کی گنجائش دی۔ مجلس کسی ایسے تجربہ کو دہرانے کے لئے مسلمانوں کی دین سے بے بہرہ کسی جماعت یا گروہ کے ہاتھ میں حکومت دے کر مطمئن نہیں ہوسکتی۔ اور وہ مسلمانوں سے پرزور درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں اپنی ذمہ داریوں کا فوری اور کلی احساس کریں۔ اور اپنی نگاہ سے حکومت الٰہیہ کو اوجھل کر کے اسلام کے نام پر الحاد و زندقہ کے فروغ کا موقعہ نہ دیں۔ بلکہ سب مسلمانوں کو اطاعتِ خدا اور رسول پر کمربستہ ہونے کی تلقین و تاکید کریں۔"

(ہمارے فرقہ دارانہ فیصلے کا استدراج صفحہ ۲۴۷ و ۲۴۸)

قرارداد کے الفاظ کا بغور مطالعہ کیجیئے۔ پاکستان کے حق میں جتنی باتیں بھی پیش کی جاتی تھیں۔ اور جو عامۃ المسلمین کے لئے کشش کا باعث تھیں۔ قرارداد میں ان میں سے ایک ایک کی تردید کی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دماغوں میں یہ بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ تمہارا اصل مقصود حکومتِ الٰہیہ ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ پاکستان حکومت الٰہیہ کے قیام میں روک ثابت ہوگا۔ اس لئے اس کی مخالفت تمہارا اولین فرض ہے۔ پہلے پیرے میں خدا رسول کے احکامات کی پابندی۔ نیکی۔ تعاون اور بنی نوع انسان کی خدمت کا حسین جال بنا گیا ہے۔ تاکہ مسلمان ان چکنی چپڑی باتوں میں آکر پاکستان کی مخالفت میں وہ کچھ سننے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو وہ ان کے دماغوں میں بٹھانا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دوسرے پیرے کا حرف حرف پاکستان کی مخالفت میں ڈوبا ہوا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ کہ حصول پاکستان میں مسلمانوں کے لئے جو کشش تھی۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔

اول۔ یہ کہ مسلمان اکثریت میں ہوں گے۔ اور جس قسم کی حکومت چاہیں گے قائم کر سکیں گے۔

دوم۔ سیاسی لحاظ سے یہ امر مسلمانوں کے لئے تقویت کا باعث ثابت ہوگا۔ اور اس طرح دنیا میں اسلام کو سربلندی نصیب ہوگی۔

اس قرارداد میں ان دونوں باتوں کی بڑے ڈھب سے تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا دونوں وجوہات کے مقابلہ میں قرارداد کے حسب ذیل تردیدی فقرات کا بغور مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

اول:۔ کسی علاقے میں محض مسلمانوں کی اکثریت یا افراد کے ہاتھوں میں حکومت کا آجانا حکومت الٰہیہ کا مترادف نہیں۔

دوم:۔ ایسی شخصی یا جماعتی حکومتوں نے جو اسلام کے نام پر اپنی اغراض کی تکمیل کے درپے رہیں۔ اسلام کے روئے روشن پر دھبہ لگایا۔ اور دنیا کو اسلام سے متنفر ہونے کی گنجائش دی۔

جن چیزوں پر مطالبہ پاکستان کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس قرارداد میں ان کو ہی غلط ثابت نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ اثر بھی ڈالا گیا کہ

۱۔ قائد اعظم اور دیگر مسلم لیگی زعماء اسلام کے نام پر اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کے درپے ہیں۔

۲۔ یہ لوگ اسلام کے روئے روشن پر دھبہ لگائیں گے۔ اور دنیا کو اسلام سے متنفر کرنے کا موجب ثابت ہوں گے۔

۳۔ مسلم لیگ کے قائدین دین سے یکسر بے بہرہ ہیں۔

۴۔ اگر پاکستان قائم ہوگیا۔ تو اس طرح دنیا میں الحاد و زندقہ کو فروغ ملے گا۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جو "مشترکہ جنگی محاذ" "آزاد ہندوستانی حکومت" اور "اکھنڈ ہندوستان" کے قیام پر زور دیتے رہے۔ اور جنہوں نے قائد اعظم اور مسلم لیگ میں کیڑے ڈال ڈال کر مسلمانوں کو مسلم لیگ سے برگشتہ کرنے اور پاکستان کے تخیل سے بیزار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ آج پاکستان کے ہمدرد بنے پھرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو جنہوں نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ اور جن کی خدمات کو خود قائد اعظم نے سراہا۔ موردِ الزام ٹھہرا کر پاکستان میں ایک فتنہ عظیم کھڑا کر رہے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ آج بھی ہندوستان کے اکھنڈ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ مسلم لیگ میں انتشار پیدا کر کے اور ملک میں بدامنی پھیلا کر پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش یہ ہے۔ کہ پاکستان اتنا کمزور ہو جائے کہ پنپ نہ سکے۔ اور بالآخر اس احراری نوعیت کی "حکومت الٰہیہ" کے لئے راہ ہموار ہو۔ جس کے نزدیک نعوذ باللہ قائد اعظم اور تا [illegible] نے اسلام کے روئے روشن پر دھبہ لگایا ہے۔ اور سب سے بڑی اسلامی مملکت اس لئے قائم کی ہے۔ کہ تا مسلمانوں کا اکثریت میں ہونا الحاد و زندقہ کے فروغ کا باعث بنے۔ ان بدبختوں کی "حکومت الٰہیہ" اس حال میں ہی قائم ہوسکتی ہے۔ کہ مسلمان برصغیر میں ہندو اکثریت کے زیر نگیں ایک بے بس اقلیت ہوں۔ یہ دشمنانِ پاکستان ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اسلام کے روئے روشن پر مسلم لیگ اور اس کے قائدین نے جو دھبے لگائے ہیں۔ اور ایک دنیا کو اسلام سے متنفر کیا ہے۔ اس کے ازالہ کی یہی ایک صورت ہے۔ کہ مسلمان اپنی علیحدہ ہستی ختم کر کے برصغیر کی ہندو اکثریت کے ساتھ "نیکی اور تعاون" کا ثبوت دیں۔ اور ان کے آگے ہتھیار ڈال دیں۔

ان کا مسلم لیگ میں شامل ہونا اور اس کے ساتھ تعاون کا اعلان کرنا محض ایک ڈھونگ ہے۔ کیونکہ احراریت ایک خاص قسم کی ذہنیت کا نام ہے۔ جو بارہ برس کی تربیت کے بعد بھی نہیں بدل سکتی۔ خود "قائد احرار" کے اپنے الفاظ اس حقیقت پر گواہ ہیں:۔

"ہمارا (احراریوں کا) اور عام مسلم لیگی رہنماؤں کا نظریہ اور طریق کار عموماً اس قدر مختلف چلا آیا ہے کہ ذہنی اور قلبی اعتبار سے ادغام کا امکان ہی بہت کم ہے۔"

ہمارے فرقہ دارانہ فیصلے کا استدراج صفحہ ۱۹۹

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

تعلیم الاسلام کالج سے ایم۔ اے پاس کرنیوالے طلباء

امسال مندرجہ ذیل طلباء تعلیم الاسلام کالج لاہور نے مختلف مضامین میں ایم۔ اے پاس کیا ہے۔ اس سے قبل ایک لسٹ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ نام اس کے علاوہ ہیں:۔

رول نمبر	نام	مضمون	ڈگری
۶۸۳	چودھری ولی محمد	اقتصادیات	ایم۔اے پریویس
۶۲۹	احمد حسن خاں	"	"
۵۷۵	افتخار احمد شیخ	پولیٹیکل سائنس	"
۵۷۶	ایم۔ایم احمد ملک	"	"
۳۴	مولوی محمد الدین صاحب	اسلامیات	ایم۔اے فائنل

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور (پاکستان)

سلسلہ کے مقدس مرکز میں ملازمت کا نادر موقع

مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں داروغہ لنگر خانہ یعنی مہمان نوازی کی ایک آسامی خالی ہے۔ جو کہ آنریری ہے۔ پس اگر کوئی پنشنر دوست مسیح پاک کے معزز مہمانوں کی خدمت کا ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ تو خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

"چراغِ راہ" کی ظلمت فشانی!

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ماہنامہ "چراغِ راہ" کراچی جو مودودی جماعت کا ترجمان ہونے کا مدعی ہے۔ اس کے مرتب نعیم صدیقی صاحب "قادیانی اقلیت" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:۔

"اس اقلیت نے اکثریت میں داخل رہنے پر مصر ہو کر اکثریت کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت سے مطالبہ کرے۔ کہ وہ ایک اقلیت کے مقام پر رکھنے کا دستوری فیصلہ کر دے۔ مگر اس مطالبے کے راستے میں بڑی روک موجودہ ایکٹ ۱۹۳۵ء ہے۔ اس ایکٹ کا مزاج بالکل سیکولر (Secular) ہے۔ اور اس کے مزاج سیکولر ہونے کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کے تحت کسی **ایک گروہ اور دوسرے گروہ میں مذہب کی بنیادوں پر کوئی امتیاز نہیں برتا جا سکتا** اور حقوق و فرائض کی تقسیم اور حیثیتوں کا تعین کرنے میں کسی مذہب کا کوئی لحاظ نہیں کیا جا سکتا۔"

("چراغِ راہ" اگست ۱۹۵۲ء)

اس عبارت سے عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں ایکٹ ۱۹۳۵ء روک ہے۔ کیونکہ وہ ایکٹ اپنے مزاج میں غیر مذہبی ہے۔ اور اس کی رو سے مذہبی عقائد اور خیالات کی بنیادوں پر کوئی امتیاز برتا نہیں جا سکتا۔ گویا جماعت احمدیہ کو اس ایکٹ کی موجودگی میں نہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اب تک قرار دیا گیا ہے۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ ایسی اقلیت بننے پر رضامند ہے۔ اس بیان کے تین سطر بعد اسلامی جماعت کا "صالح ایڈیٹر" لکھتا ہے کہ:۔

"اسی ایکٹ ۳۵ء کے تقاضے کے تحت جہاں آپ کی حکومت پر لازم ہے کہ وہ ہندو اور عیسائی اقلیتوں کو اونچے منصب تک میں نمائندگی دے۔ وہاں قادیانیوں کو بھی نمائندگی دے۔ **چنانچہ سر ظفر اللہ خان کا ایک ذمہ وار منصب پر ہونا اسی بناء پر ہے۔**"

اُف! کتنی غلط بیانی ہے۔ جو نعیم صدیقی صاحب نے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں کی ہے۔ جب "قادیانی ہنوز اقلیت قرار ہی نہیں پائے۔ تو اس بناء پر "قادیانیوں" کے نمائندہ کے طور پر جناب چوہدری صاحب موصوف کو ایک ذمہ دار منصب پر قرار دینا کتنا افسوسناک جھوٹ ہے۔ ساری دنیا کو معلوم ہے کہ قائد اعظم مرحوم نے جناب چوہدری صاحب کو ان کی ذاتی قابلیت اور خلوص و ایثار کے باعث وزیر خارجہ پاکستان مقرر فرمایا تھا۔ جناب چوہدری صاحب نے اپنی محنت، قربانی اور جذبۂ حب وطن کی فراوانی کے ذریعہ گذشتہ سالوں میں اپنے آپ کو اس عہدہ کا اہل ترین انسان ثابت کر دیا ہے۔ ان کے حاسد اور دشمن بھی ان کی سیاسی جدوجہد اور اس کے شاندار نتائج کا انکار نہیں کر سکتے۔ اسی لئے انہوں نے مکرم چوہدری صاحب موصوف کے خلاف احمدیت کے پردہ میں تحریک شروع کی۔ سیاسی میدان میں ان کا کھلا مقابلہ کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ بہرحال چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر نہیں کیا گیا۔ "چراغِ راہ" کراچی کے اس غلط بیان پر مشہور ضرب المثل "چراغ تلے اندھیرا" پوری طرح صادق آتی ہے۔ بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ عام چراغ تو روشنی پھیلاتا ہے۔ مگر مودودی جماعت کا یہ "چراغِ راہ" اپنی کذب بیانی کے باعث ظلمت فشانی کا موجب ہے۔ دراصل یہ سب حاسدانہ جذبات کا اندھا اظہار ہے۔ شاعر نے خوب کہا ہے ؎

حسدوا الفتی اذ لم ینالوا سعیه ٭ فالقوم اعداء له وخصوم

ملک اللہ دتہ آڑھتی چنیوٹ کی صریح غلط بیانی

مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء کے آزاد میں ملک اللہ دتہ آڑھتی احراری نے ایک بیان دیا ہے جو سراسر غلط اور خلاف واقعہ اور بے بنیاد ہے اور جس کا مقصد سوائے اپنی قانون شکنیوں اور فتنہ پردازیوں پر پردہ ڈالنے کے کچھ نہیں ہے۔ اصل حالات مسلمانوں سے عرض کرتا ہوں۔ تاکہ ان فتنہ پسندوں کی دھوکہ دہی کا ازالہ ہو جائے۔ جن کا اوڑھنا بچھونا۔ کھانا اور پہننا سراسر جھوٹ اور دروغ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۲ء کو صبح سات بجے میں سبزی ترکاری لینے کے لئے بازار کی طرف گیا۔ تاکہ جلد فارغ ہو کر وقت پر دفتر جا سکوں۔ بازار میں کچھ دوکانیں کھلی تھیں۔ اور لوگ سبزی ترکاری خریدنے آ رہے تھے۔ "تاریخی ہڑتال" کی اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ چنیوٹ کے بازار میں ہمیشہ سوموار کو عام ناغہ ہوتا ہے۔ اور قانون کے مطابق چھٹی کی جاتی ہے۔ البتہ سنا گیا ہے کہ دودھ۔ دہی وغیرہ کی دوکانیں احراریوں نے ڈرا دھمکا کر بند کروائی تھیں۔ بازار میں مختلف جگہوں پر تھوڑے تھوڑے آدمی کھڑے تھے میں گذر رہا تھا۔ کہ ایک شخص نے مجھے آواز دی۔ وہ میرا واقف کار تھا۔ میں رک گیا۔ اور آپس میں کچھ گفتگو ہوئی۔ جس کا واقعہ ملتان سے یا موجودہ شورش سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نجی قسم کی گفتگو تھی۔ جب میں آگے چلا۔ تو مجھے ایک اور صاحب نے آواز دی اور کہا کہ "ظفر اللہ خان کے ایجنٹ کو بازار میں آنے اور یہاں کھڑے ہو کر اشتعال دلانے کا کیا حق ہے"۔ حالانکہ وہاں اشتعال کی کوئی بات ہوئی ہی نہ تھی۔ اور نہ ہی اس بعد میں آنے والے شخص نے ہماری گفتگو کو سنا تھا۔ اور یہ محض اس کی فتنہ انگیزی تھی۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا۔ اور اُسے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن اُس نے اپنا مفسدانہ رویہ ترک نہ کیا۔ اور برابر اشتعال دلاتا رہا۔ اس پر وہاں جو کچھ لوگ کھڑے تھے۔ انہوں نے نہایت شرافت سے مجھ سے کہا۔ کہ یہ خواہ مخواہ فساد کی صورت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ آپ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ میں واپس گھر چلا آیا۔ وہ برابر تلخ گوئی کرتا رہا۔ (یہ شخص ایک آڑھتی تھا جو احراری ہے) جب میں دفتر گیا۔ تو وہاں پولیس کا ایک کارکن بلانے آیا۔ کہ آپ کو سب انسپکٹر صاحب پولیس گھر پر بلاتے ہیں۔ چنانچہ میں اُن کے گھر گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کے خلاف یہ شکایت آئی ہے کہ آپ نے چوک میں تقریر کی ہے۔ اور اشتعال دلایا ہے۔ حالانکہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ آپ نے قانون شکنی کیوں کی؟ میں نے عرض کیا۔ کہ آپ کو بالکل غلط اور خلاف واقعہ رپورٹ ملی ہے۔ میں نے کوئی تقریر نہیں کی۔ میں تو سبزی ترکاری لینے بازار گیا تھا۔ اور اصل واقعہ مذکورہ بالا بیان کر دیا اس پر سب انسپکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ موجودہ حالات میں آپ کو بازار میں بھی نہیں جانا چاہیئے تھا فساد پھیلانے والے ... پاکھنڈی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ مہذب با شریف لوگ نہیں ہوتے۔ شریف آدمیوں کو ایسے لوگوں سے گریز کرنا چاہیئے۔ سو غیرہ وغیرہ میں نے عرض کیا۔ کہ میں تو سبزی لینے بازار گیا تھا۔ اور مجھے کسی جلوس یا ہنگامہ کی توقع ہی نہ تھی۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ لیکن احراریوں نے جن کا ماضی فساد۔ بغاوت، قانون شکنی سے تاریک رہا ہے۔ اس نفاذ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جلوس نکالا تھا۔ شہر کے معزز لوگ جانتے ہیں کہ اس قانون شکنی کا بانی ملک اللہ دتہ احراری تھا، چنانچہ میں نے سب انسپکٹر صاحب سے عرض کیا۔ کہ اگر مجھے صورت حالات کا علم ہوتا۔ تو میں سبزی لینے بھی بازار نہ آتا۔ یہ سچ ہے کہ ہماری جماعت کی یہ روایتی شان ہے۔ کہ ہم حکومتِ وقت سے ہمیشہ تعاون کرتے رہے ہیں۔ اور کبھی قانون شکنی نہیں کی۔ چنانچہ میرا اکیلے بازار سبزی لینے جانا دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی نہ تھا۔ اور میں اس کے بعد دفتر چلا گیا۔

واضح رہے۔ کہ میں چنیوٹ میں رہتا ہوں اور یہیں ملازم ہوں۔ ربوہ سے اُس دن نہ کوئی پارٹی بھیس بدل کر آئی۔ اور نہ ہی کسی نے جلوس کو اشتعال دلایا یہ سراسر فریب اور دھوکہ دہی ہے۔ میں اس پر صرف **لعنة اللّٰه علی الکاذبین** کہتا ہوں۔ مذکورہ بالا ... گفتگو اور واقعہ کے وقت ملک اللہ دتہ موقع پر موجود نہ تھا۔ اور اس کا یہ بیان بھی خلاف حقیقت اور "احراری جھوٹ" ہے۔ آخر میں میں یہ عرض کروں گا۔ کہ ان عاقبت نا اندیش لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ہرگز ہرگز خوف نہیں۔ مگر بہرحال ایک دن مرنا ہے۔ اور اس کے حضور پیش ہو کر جواب دینا ہے۔ اور وہاں مکاریاں اور چالبازیاں فریب اور دھوکے ہرگز کام نہ آئیں گے۔

(شیخ عبد السلام کیشیر شیخ مولا بخش اینڈ کمپنی چنیوٹ)

ولادت

عبد اللہ خان صاحب مالک افغان سٹور ریلوے روڈ قادیان حال نمک منڈی راولپنڈی کے ہاں ۶ مئی ۵۲ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لڑکے کا نام نعیم احمد رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر احمد افغان سٹور نمک منڈی راولپنڈی)

(۱۸۴ کا ایک منی آرڈر بنام محاسب صاحب بلا تفصیل میں)

گزشتہ ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء میں مبلغ ۱۸۴ روپے کا منی آرڈر کسی جماعت یا فرد کی طرف سے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ جس فرد یا جماعت کی طرف سے یہ منی آرڈر محاسب صاحب کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا۔ وہ از راہ کرم جلد از جلد اپنا پورا پتہ اور تفصیل سے مطلع فرمائیں۔ تا مطابق تفصیل یہ رقم محسوب کرائی جا سکے۔ ورنہ یہ رقم چندہ عام میں ڈال دی جائیگی فی الحال یہ رقم مد بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی ہے۔

(نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے چچا جمعدار ملک برکت اللہ صاحب کوئٹہ ایک محکمانہ کیس میں مبتلا ہیں۔ اور سخت پریشانی میں ہیں۔ احباب کرام ان کی مخلصی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار اکرام اللہ خاں از ربوہ۔ (۲) میرا چھوٹا لڑکا عزیز محمود الٰہی اکثر بعارضہ بخار وغیرہ بیمار رہتا ہے۔ نیز اس کی ایک ٹانگ عرصہ ایک سال سے بوجہ بخار اس قدر کمزور ہو گئی ہے۔ کہ حرکت ہی نہیں کر سکتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیز کو کامل صحت عطا کرے۔ نیز میری والدہ صاحبہ کی بوجہ بڑھاپہ آنکھیں بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور ہر وقت سر درد رہتا ہے۔ دوستوں کی خدمت میں صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کرم الٰہی کلرک ملٹری اکونٹس لاہور۔ (۳) میرے عزیز ترین دوست محمد عثمان احمد عمر اٹھارہ سال سکھر میں گاڑی کے حادثے میں بُری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ ان کا ایک پاؤں بالکل کٹ گیا ہے۔ اور ایک بازو کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے زخم آئے ہیں۔ مریض اس وقت سکھر کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس لئے احباب سے گذارش ہے۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا رفیق احمد مبشر برلاس برق راولپنڈی۔ (۴) کمترین کی دونوں آنکھوں کی بینائی بوجہ کالاموتیا بند کے بالکل ضائع ہو گئی ہیں۔ بائیں آنکھ میں ابھی تک سرخی اور درد اور ورم باقی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف رہتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میری محترمہ خوشدامن صاحبہ کا بایاں بازو و کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب ان کی شفا کاملہ وعاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ حکیم محمد عبدالعزیز ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال حال وارد بھینی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ (۵) میرے پھوپھا مستری عبدالعزیز صاحب ننگلی عرصہ دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ غلام رسول کلرک نظارت بیت المال ربوہ۔ (۶) عاجز کا بچہ بعمر ۲ سال بعارضہ اسہال بیمار ہے۔ نیز میاں محمد حسین صاحب احمدی کلکتہ میں بعارضہ دل کی دھڑکن بیمار رہیں۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں۔ فضل الٰہی ارشد یونائیٹڈ ملز شکارپور۔ سندھ۔ (۷) میری والدہ محترمہ بعارضہ اختلاج قلب بیمار رہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ سید محمد یوسف ربوہ (۸) بندہ کو کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت مخلصی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ رحمت اللہ تاجر چرم اوکاڑہ۔ (۹) میرا چچا زاد بھائی محمد اصغر عرصہ تین ماہ سے دماغی بیماری میں مبتلا ہے۔ اور اس وقت دماغی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جلد اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ بشیر شاہد لائل پور۔ (۱۰) میرے بزرگ قاری عبداللہ المعروف ٹوپیاں والے کافی عرصہ سے ربوہ میں بیمار رہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الغنی احمدی نگارت نگر لاہور۔ (۱۱) میری اہلیہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد اسحاق لائل پوری گوکھووال چک ۲۷۶ ر۔ب ضلع لائل پور۔

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کو مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام امۃ الحمید تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بچی کی عمر درازی اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ جی۔ ایم عنایت اللہ نسیم بنگلوری ۶۳ کمرشل سٹریٹ بنگلور۔ (۲) خاکسار کے گھر اللہ تعالیٰ نے پانچواں لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت اقدس نے نصیر احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر نذیر احمد از ابی سینیا۔ حبشہ۔

اعلان نکاح

خاکسار کی لڑکی امۃ الہادی کے نکاح کا اعلان مورخہ ۸/۵۲ ء کو بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر پر چودھری عبدالغفور صاحب کلرک محکمہ قضا کے ہمراہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ مولا کریم جانبین کے لئے احمدیت کے لئے باعث برکت کرے۔

خاکسار محمد سعید اللہ مہاسی کارکن نظارت علیا ربوہ

سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اسکی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔" (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگوں اور لائبریریوں کا پتہ روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دنیا بھر میں قحط کی سی کیفیت پیدا ہونے والی ہے

لندن ۲۱ اگست۔ برطانیہ کی نیشنل زرعی مشاورتی سروس کے ڈائرکٹر جنرل نے گلوسسٹر شائر کی ایک کانفرنس میں اس اندیشے کا اظہار کیا ہے کہ دنیا بھر میں قحط کی کیفیت پیدا ہونے والی ہے۔

ان کا بیان ہے کہ غذائی قلت کا موجب دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے ــــ برطانیہ کے خصوصی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے سر جیمز نے کہا کہ ہمیں خاص مقدار میں خوراک حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مقدار میں مصنوعات برآمد کرنے پڑ رہے ہیں۔ اور معلوم نہیں ہم کب تک اس صورت حال کا مقابلہ کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کی طرح خوراک درآمد کرنے والے ممالک کے لئے بہت زیادہ خطرہ ہے۔

اسرائیل میں جبری بھرتی کی توسیع

تل ابیب ۲۱ اگست، اسرائیلی افواج میں جبری بھرتی کی میعاد کو چھ ماہ بڑھا دیا گیا ہے آئندہ ۱۸ سے ۲۶ برس کی عمروں والے ۳۰ ماہ تک فوجی ملازمت کریں گے اور ۲۷-۲۹ سال کی عمروں والے ۱۸ ماہ کی بجائے ۲۴ ماہ تک فوج میں رہیں گے۔

زیادہ عمر گروپوں میں نئے آنے والے تارکین وطن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ انہیں صرف ۱۸ ماہ ہی فوج میں رہنا ہوگا۔

حکومت نے اپنا یہ حق بھی محفوظ رکھا ہے کہ ۳۰ اور ۴۲ برس کی عمروں والے ڈاکٹروں کو دو سال کے لئے اور ۳۵، ۳۶ سال والوں کو ایک برس کی ملازمت کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے۔

حکومت اسرائیل کا بیان ہے کہ انہیں اپنے ہمسایہ عرب ممالک کے مقابلہ میں قلیل تعداد میں ہونے کے باعث یہ اقدام کرنا پڑے گا۔ (اسٹار)

جنگ فلسطین کا دوسرا دور شروع ہونے والا ہے؟

لندن ۲۱ اگست "سٹار" کا نامہ نگار نیویارک سے رقمطراز ہے کہ اقوام متحدہ میں تل عفیف کا احتجاجی مراسلہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ جو اسرائیلیوں نے شامی لیڈر کرنل ششکلی کے اس بیان کے خلاف سلامتی کونسل کو ارسال کیا ہے۔ جس میں کرنل ششکلی نے کہا تھا۔ کہ مشرق وسطیٰ میں عرب اور یہودی ملکر نہیں رہ سکتے۔

اسرائیلی وزارت خارجہ نے اس بیان کو عرب یہودی عارضی صلح کے معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

کرنل ششکلی شام میں ایک فوجی انقلاب کے ذریعے مصر کے جنرل نجیب کی طرح برسر اقتدار آئے تھے۔ جہاں نوجوان افسر ان الزام لگاتے ہیں ۔۔۔

لیبیا میں بھی "پاشا" کا خطاب ختم کر دیا گیا

ٹریپولی ۲۱ اگست۔ حکومت لیبیا نے پاشا بے اور آفندی کے خطابات کی ممانعت کر دی ہے اور اب صرف "سید" کا لفظ استعمال کیا جائیگا۔ جو احترام سے خطاب کرنے کے لئے موزوں ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فیصلہ مصر اور اردن سے پہلے کیا گیا تھا۔ مگر اس کا اعلان اب ہوا ہے۔ (اسٹار)

نحاس کا استعفا۔ برطانیہ کا ردعمل

لندن ۲۱ اگست، وفد پارٹی سے مصطفیٰ نحاس اور سراج الدین کے استعفے پارٹی کی تطہیر کے سلسلے میں متوقع تھے۔

باخبر حلقوں کا نظریہ ہے کہ پارٹی سے ان لیڈروں کی علیحدگی جنرل نجیب کی کامیابی کے مترادف ہے اور اب وفد پارٹی کی بہتری کے علاوہ نجیب کی اصلاحی تحریک بھی مضبوط ہو جائیگی مبصرین ان دو ممتاز وفد لیڈروں کے مقابلہ میں نجیب کی کامیابی کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے تھے۔ اور اس ملک کی سیاسی زندگی کو پاک کرنے کی مہم کے سلسلے میں جنرل نجیب کے عزم کی پختگی اور قابلیت کو جانچا جا رہا تھا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ وفد پارٹی طاقتور سیاسی جماعت کی حیثیت قائم رکھ سکے گی۔ اور آئندہ انتظامیہ جنرل نجیب کے نظریات کے مطابق مرتب ہو سکے گی۔ (اسٹار)

لندن ۲۱ اگست۔ صوفیہ ریڈیو کی اطلاع ہے کہ بلغاریہ کے ان کسانوں کے خلاف بے رحمانہ عدالتی کارروائی کی جائیگی جو زرعی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

۴۸ء کہ ہائی کمانڈ میں بدعنوانیوں کے باعث مصری فوج اسرائیلیوں کے خلاف ناکام رہی تھی، اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ اسرائیل کے ساتھ ایک مرتبہ پھر دو دو ہاتھ کر لئے جائیں اسرائیلی حکومت نے جبری فوجی بھرتی کے وقت میں چھ ماہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ (اسٹار)

مصر کے فوجی افسر برطانیہ میں تربیت حاصل کریں گے

لنڈن ۲۱ اگست۔ برطانوی دفتر جنگ نے اس خبر سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے کہ مصری فوج کے افسر پھر سے تربیت حاصل کرنے کے لئے برطانیہ آنے والے ہیں۔ "ڈیلی میل" کی خبر ہے کہ مصری افواج کے تینوں شعبوں کے افسروں کو عنقریب اعلیٰ تربیت کے لئے برطانیہ بھیجا جا رہا ہے جہاں انہیں پہلے کی طرح سہولتیں حاصل ہوں گی۔

اگرچہ فوجی مراکز نے ایسے منصوبوں کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا ہے لیکن باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ ایسی تحریک کے امکانات کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن اس سلسلے میں مصر کو پیش قدمی کرتے ہوئے درخواست کرنا ہوگا کہ اسے دوبارہ یہ سہولتیں دی جائیں۔ اور اگر اس نے ایسی درخواست کی تو اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ ابتدائی فیصلہ غالباً سفارتی سطح پر کیا جائے گا۔ (اسٹار)

عرب ملکوں کی دفاعی تنظیم وسط ستمبر تک قائم ہو جائے گی

قاہرہ ۲۱ اگست۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمن عزام نے اعلان کیا ہے کہ ۱۵ ستمبر کو عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں عرب ملکوں کے وزرائے اعظم بھی شریک ہوں گے اور ان کے وزرائے خارجہ، خزانہ اور کمانڈر انچیف بھی ہمراہ ہوں گے

عزام نے کل علی ماہر وزیر اعظم مصر اور جنرل نجیب سے ملاقات کی۔ آپ نے بتایا کہ عرب لیگ کونسل کے آئندہ اجلاس کے لئے رکن ملکوں کو دعوت نامے عنقریب بھیج دیئے جائیں گے

کونسل کے اجلاس میں مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم قائم کرنے اور عرب لیگ کے معاہدہ باہمی تحفظ پر عمل درآمد کا فیصلہ کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ مصر، شام، لبنان، اردن، عراق، سعودی عرب اور یمن کی تحریک پر گذشتہ ستمبر میں مرتب کیا گیا تھا۔

کابینہ کی سب کمیٹی

کراچی ۲۱ اگست۔ مرکزی کابینہ نے ملک کے مختلف حصوں میں زیادہ سے زیادہ قریبی تعلقات پیدا کرنے کی غرض سے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ کمیٹی کے صدر وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین ہوں گے۔ سب کمیٹی اپنی رپورٹ مختلف وزارتوں کی تجاویز کی روشنی میں تیار کرے گی

سرکاری ڈپوؤں پر گیہوں

لاہور ۲۱ اگست۔ حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مقامی باشندوں کو اتوار ۲۴ اگست سے ۳۱ اگست تک اختیار ہوگا کہ وہ اپنے راشن کارڈوں پر سرکاری ڈپوؤں سے گیہوں لیں یا آٹا۔

لنڈن ۲۱ اگست۔ برطانیہ نے مصر کو غیر فوجی نوعیت کا سامان برآمد کرنے پر جو پابندیاں لگائی تھیں انہیں ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

پاکستانی پٹ سن بھارت میں کھلے لائسنس پر درآمد نہیں کیا جا سکیگا

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ بھارت کے وزیر صنعت و تجارت مسٹر کرشنم اچاری نے کل کلکتہ میں کہا ہے کہ پاکستانی پٹ سن بھارت میں کھلے لائسنس پر درآمد نہیں کیا جائیگا

آپ نے کلکتہ کے پٹ سن کے تاجروں کو یقین دلایا کہ بھارت اپنی پٹ سن مارکیٹ کی قیمتیں متوازن رکھنے کا خواہشمند ہے۔ اگرچہ اس کی اپنی پٹ سن کی پیداوار ملکی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہوگی۔ لیکن وہ پاکستانی پٹ سن صرف انتہائی ضرورت کی صورت میں درآمد کرے گا اور اس صورت میں پاکستان کی عائد کردہ شرائط کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

آپ نے پاکستان اور بھارت کے حالیہ تجارتی معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "دونوں ملکوں کا اقتصادی مفاد اسی میں ہے کہ ان میں آزادانہ تجارت کو بحال کیا جائے۔ لیکن پاکستان نے پٹ سن کے معاملے میں نامناسب رویہ اختیار کر رکھا ہے اور اسی وجہ سے کوئلہ کپاس اور اشیائے خوردنی کو بھی معاہدہ میں شامل نہیں کیا جا سکا۔ اور اب دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات جلد بہتر ہونے کا امکان نظر نہیں آتا۔

آپ نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ اپنے پٹ سن کی زیادہ قیمت وصول کرنے پر اصرار کر کے بھارت کی پٹ سن کی صنعت کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر ہر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔

(مینیجر الفضل)